سوال

نفل حج یا مجاہدین کے ساتھ امداد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شخص نے فریضہ حج ادا کیا ہو اور وہ دوبارہ حج کر سکتا ہو تو کیا اس کے لیے یہ جائز ہے کہ دوبارہ حج کے اخراجات کو وہ افغانستان کے مسلمان مجاہدین پر خرچ کر دے؟ کیونکہ دوبارہ حج تو نفل ہے اور جہاد کے لیے خرچ کرنا فرض، رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

ریضہ حج ادا کیا ہو تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ دوسرے حج کے نفقۃ کو مجاہدین فی سبیل اللہ مثلا مجاہدین افغان یا ان میں سے پاکستان میں پناہ گزین مہاجرین پر خرچ کر دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ "کون سا عمل افضل ہے؟" تو آپ نے فرمایا:

(ایمان باللہ ورسولہ 'قیل ثم اي؟ قال: الجہاد في سبیل اللہ 'قیل ثم اي؟ قال: حج مبرور) (صحیح البخاري 'الایمان 'باب من قال ان الایمان ہو العمل 'ح: 26 وصحیح مسلم 'الایمان 'باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال 'ح: 83)

ں "سائل نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟" تو آپ نے فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ" سائل نے پوچھا "اس کے بعد کون سا" تو آپ نے فرمایا "حج مبرور"۔

اس حدیث میں حج کو جہاد کے بعد ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اس سے مراد نفل حج ہے جب کہ فرض حج تو اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے بشرطیکہ اس کی استطاعت ہو اور صحیح بخاری ومسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث موجود ہے

(من جہز غازیا في سبیل اللہ فقد غزي 'ومن خلفہ في اہلہ بخیر فقد غزي) (صحیح البخاري 'الجہاد 'باب فضل من جہز غازیا الخ 'ح: 2843 وصحیح مسلم 'الامارۃ 'باب فضل اعانۃ الغازي الخ 'ح: 1895 واللفظ لہ)

نے راہ الہی کے غازی کو تیار کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے اچھے طریقے سے اس کے بعد اس کے گھر کی نگہداشت کی اس نے بھی جہاد کیا۔"

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مجاہدین فی سبیل اللہ اس بات کے سخت محتاج ہیں کہ ان کے بھائی ان کی مادی امداد کریں اور مذکورہ بالا دو حدیثوں اور دیگر احادیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نفل حج کی نسبت مجاہدین پر خرچ کرنا افضل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی